© rasailojaraid.com

باب الفتاویٰ

سوال :- زید نے اپنی وفات سے قبل ایک مکان اور پانچ وارث چھوڑے، متوفی کی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے یہ مکان تقریباً ۲۵- سال قبل اپنی ایک بیٹی کے نام لکھوادیا تھا جو اس بیٹی نے وفات کے بعد بتایا- اب مطلوب یہ ہے کہ کیا کوئی شخص اپنے تمام ورثاء کو نظر انداز کر کے اپنی جائیداد کسی ایک وارث کو بطور رھبہ (گفٹ) دے سکتا ہے یا نہیں اور ایسی گفٹ وغیرہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

اور صورت مسئولہ میں کتاب وسنت کی روشنی میں کیا کرنا چاہیئے-

الجواب بعون الوہاب

صورت مسئولہ میں زید کا اپنے دیگر ورثاء کو نظر انداز کر کے ایک وارث کے نام مکان وغیرہ لگوانا شرعاً درست نہیں- حدیث شریف میں مذکور ہے-

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما انہ قال ان اباہ اتیٰ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاماً کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلتہ مثل ھذا فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارجعہ- وفی روایۃ- قال اتقوا اللہ واعدلوا فی اولادکم فرجع ابی فرد تلک الصدقۃ- و فی روایۃ- قال لابیہ لاتشھد نی علی جور- (رواہ مسلم ۲/۳۷)

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ اس کا باپ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام بطور ہدیہ دیا ہے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

© rasailojaraid.com